# 12823 - شرع میں بنکوں کے فوائد سود کے نام سے موسوم ہیں

**سوال**

کیا یہ صحیح ہے کہ اسلام ایسی کمپنیوں اور اداروں میں سرمایہ کاری کرنے سے منع کرتا ہے جو بغیر کمی بیشی کے مقررہ تناسب میں فائدہ دیتی ہیں؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

دین اسلام وہ دین حق ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اور یہ دین مکمل اور سب شریعتوں سے زیادہ کامل ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

میں نے آج تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی ہے

تو اس طرح قرآنی شریعت ہر چیز کو شامل اور کامل ہے، اس میں ہر وہ احکام ہیں جن میں بندے کی معاشی اور اخروی سعادت ہے، اور ان احکام میں مالی احکام بھی شامل ہیں، اور یہ احکام منظم ہیں اور مال کمانے اور اسے صرف کرنے کے متعدد طریقے ہیں، لہذا ہر طریقہ سے نہ تو مال کمانا جائز ہےاور نہ ہی انسان کی خواہش کے مطابق اسے صرف کرنا جائز ہے، بلکہ اس معاملہ میں انسان کو اللہ تعالی کی شریعت کا مطیع ہونا ضروری ہے، اوران میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے سود حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالی نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

اے ایمان والو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو

قرض پر فائدہ لینا یا فائدہ دینا بھی سود کی ظاہری صورتوں میں سے ہے، لہذا فائدہ پر قرض حاصل کرنا جائز نہیں، اور بنکوں کی زبان میں جو فائدہ سے موسوم ہے وہ شریعت کی زبان میں سود کہلاتا ہے، اور قرض حسنہ وہ ہے جس کا مقصد دوسرے پر مہربانی اور احسان ہو، وہ اس طرح کہ قرض دینے کا مقصد فائدہ یا زیادہ رقم حاصل کرنا نہ ہو.

لہذا جو بنك كى زبان ميں قرض سے موسوم ہے وہ حقيقت ميں سودى معاہدے ہيں، اور پھر اللہ تعالى اپنى شريعت ميں بہت حكيم ہے اس ليے كہ اس نے ايسى شريعت نازل فرمائى ہے جس ميں جلدى اور دير والى مصلحتيں پائى جاتى ہيں، اور وہ اللہ تعالى بہت حكمت والا اور علم والا ہے .